اذالفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل لاہور

روزنامہ

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ۷ ؍؍
ماہوار ۲½ ؍؍

یوم یکشنبہ (اتوار)

فی پرچہ ۱/-

۱۶ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ★ ۷ تبوک ۱۳۳۱ ہش ★ ۷ ستمبر ۱۹۵۲ء ★ نمبر ۲۱۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۶ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو نقاہت میں قدرے افاقہ ہے لیکن بخار بدستور ہے۔ نیز جسم میں درد کی شکایت بھی ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

لاہور ۶ ستمبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے اعلان کیا ہے۔ کہ بہت جلد کراچی اور راولپنڈی کے درمیان لاہور کے راستے سے ایک اور تیز رفتار ریل گاڑی چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس گاڑی میں ہلکے فولادی ڈبے لگائے جائیں گے۔ جن کے سب درجوں میں بجلی کے پنکھوں کا بھی انتظام ہوگا۔ ریلوے حکام نے عوام کو دعوت دی ہے کہ وہ اس نئی ٹرین کے لئے مناسب نام تجویز کریں۔

جنیوا میں کشمیر کے متعلق گفت وشنید ایک ہفتہ اور جاری رہیگی

فریقین کے اختلافات میں کمی واقع ہوگئی ہے

جنیوا ۶ ستمبر۔ کشمیر کے مسئلہ کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے درمیان اقوام متحدہ کی نگرانی میں جو بات چیت ہو رہی ہے اسے ایک ہفتہ اور جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مبصرین کا خیال ہے۔ صورت حال امید افزا ہے۔ فریقین کے درمیان اختلافات میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ بات چیت کو ایک ہفتہ اور جاری رکھنے کا فیصلہ آج صبح چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندہ گوپال سوامی آئنگر کے درمیان ایک نجی ملاقات میں کیا گیا۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ امید کی جاتی ہے کہ دونوں ملکوں کے نمائندے اپنے طور پر آپس میں گفتگو جاری رکھیں گے۔

واضح رہے کہ جب سے کشمیر کا معاملہ اقوام متحدہ میں پیش ہوا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ دونوں ملکوں کے نمائندوں کے درمیان براہ راست اپنے طور پر اس مسئلہ کے متعلق ملاقات ہوئی ہے۔ باخبر حلقوں کو یقین ہے کہ حالات امید افزا ہیں۔ اور فریقین میں اختلافات نسبتاً کم ہوگئے ہیں۔

امید ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور مسٹر آئنگر کے درمیان دو دفعہ اور براہ راست ملاقات ہوگی۔ ایک منگل کو اور دوسری بدھ کے روز اس کے بعد دونوں الگ الگ اقوام متحدہ کے نمائندہ مسٹر گراہم سے ملاقات کریں گے۔

جنوبی افریقہ کے خلاف عرب ایشیائی گروپ قرارداد پیش کریگا

نیویارک ۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب ایشیائی گروپ کے تیرہ ممالک اقوام متحدہ کے آئندہ اجلاس میں جنوبی افریقہ کی نسلی امتیاز کی پالیسی کے خلاف ایک قرارداد پیش کریں گے۔ اس قرارداد کی حمایت حاصل کرنے کے لئے انہوں نے ممبر ملکوں کے نمائندوں سے رسمی بات چیت شروع کر دی ہے۔ خیال ہے حبش، تھائی لینڈ، لائبیریا اور جنوبی امریکہ کے ممالک قرارداد کی حمایت میں ووٹ دیں گے۔ یہ قرارداد اگلے ہفتہ اقوام متحدہ میں پیش کر دی جائے گی۔

آٹے کا راشن ڈیڑھ سیر فی کس کر دیا گیا

لاہور ۶ ستمبر۔ کل سے پنجاب کے سرکاری راشن ڈپوؤں پر ڈھائی سیر فی کس کی بجائے ڈیڑھ سیر فی کس فی ہفتہ کے حساب سے آٹا دیا جائے گا۔ فیصلہ مرکزی حکومت کی اس پالیسی کے مطابق کیا گیا ہے کہ پاکستان کے سارے حصوں میں راشن کا ایک ہی معیار ہونا چاہیئے۔ اگر گیہوں کی سپلائی بہتر ہوگئی تو راشن کی یہ مقدار دوبارہ بڑھا دی جائے گی۔

شرف وکمال کا کوئی مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا

ملفوظات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بجز اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور مقام عزت وقرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ غرض ہمارا ان تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں۔ اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کی طرف سے لائے۔"

(از ازالہ اوہام حصہ اول صـ ۱۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

کراچی ۶ ستمبر۔ حکومت لنکا نے کوہ بلوا انجینئرنگ کالج میں پاکستان کے طلبہ کے لئے دو نشستیں مخصوص کی ہیں۔ طلباء کو اپنے تمام اخراجات خود پورے کرنے ہونگے

نیروبی ۶ ستمبر۔ مشرقی افریقہ کی کینیا کالونی میں تیل صاف کرنے کا ایک کارخانہ عنقریب قائم کر دیا جائے گا اس کارخانہ پر ایک کروڑ بیس لاکھ پونڈ خرچ آئے گا

مصطفیٰ خامس کو کل پھانسی دیدی جائیگی

قاہرہ ۶ ستمبر۔ مشہور مصری مزدور لیڈر مصطفےٰ خامس کو جنہیں کفرالداور کے کپڑے کے کارخانہ میں فساد کروانے کا ذمہ وار ٹھہرایا گیا تھا۔ کل سکندریہ کے حضرہ کے قیدخانے میں پھانسی دے دی جائے گی۔

سرگودھا میں ہسپتال کا سنگ بنیاد

لاہور ۶ ستمبر۔ پنجاب کے وزیر صحت سردار عبدالحمید دستی نے کل سرگودھا میں ایک ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔ پنجاب میں جو نئے ہسپتال بنائے جا رہے ہیں۔ ان میں سے یہ دوسرا ہسپتال ہے اس ہسپتال میں مریضوں کے لئے ایک سو پچیس ۱۲۵ بستروں کا انتظام کیا جائے گا۔ اور اس کو جدید ترین آلات سے آراستہ کیا جائے گا۔

اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے سردار صاحب نے کہا کہ یہ بات قابل افسوس ہے کہ پاکستان کے لوگوں میں خیرات کا جذبہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ حالانکہ جو لوگ عیش وعشرت میں اپنے روپیہ کو صرف کرتے ہیں اور خیراتی کاموں میں اپنا روپیہ صرف نہیں کرتے قوم کو ان سے کسی قسم کی ہمدردی نہیں ہوتی۔ انہوں نے سرگودھا کے ایک مخیر شخص محمد سعید صاحب قریشی کی تعریف کی۔ جنہوں نے ہسپتال کے لئے پچاس ہزار روپیہ دیا ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں یہ بھی بتلایا کہ سرگودھا کے بازاروں اور گلیوں کی فرش بندیوں کا کام جلد شروع کر دیا جائے گا۔ اور گندے پانی کے نکاس کے انتظام کو بہتر بنایا جائے گا۔

زبانوں کے ماہرین کی کانفرنس ختم ہوگئی

لندن ۶ ستمبر۔ آج لندن میں زبانوں کے ماہرین کی کانفرنس ختم ہوگئی۔ یہ کانفرنس یونیسکو کے زیر اہتمام ہو رہی تھی۔ اس میں مختلف زبانوں کے قواعد اور اصولوں کی جن کی وجہ سے زبانوں میں ردوبدل ہوتا ہے۔ چھان بین کی گئی۔ کانفرنس کی صدارت پاکستانی مندوب مسٹر عبدالحی نے کی۔

مرکزی اور سندھ کے انجینئروں کی مشترکہ کانفرنس

کراچی ۶ ستمبر۔ دریائے سندھ کے بہاؤ سے زمینیں کٹنے کی وجہ سے جو خطرہ پیدا ہو رہا ہے اس پر غور کرنے کے لئے مرکزی اور سندھ کے انجینئروں کی ایک مشترکہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت گورنر سندھ مسٹر دین محمد نے کی تفصیلات طے کرنے کے لئے بہت جلد ہی ایک اور کانفرنس طلب کی جائے گی۔

شاہ نیپال کی پنڈت نہرو سے دوسری بار ملاقات

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ نیپال کے شہنشاہ تری بھون نے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو سے نیپالی کانگرس کے دوبارہ برسر اقتدار آجانے کے متعلق دوسری بار بات چیت کی۔ اس ملاقات سے پہلے انہوں نے برطانیہ اور امریکہ کے سفارتی نمائندوں سے بھی بات چیت کی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر (قائمقام ایڈیٹر) نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

فی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رقم فرمودہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

لَا شَكَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرٰی ۔ رِيْقُ الْكِرَامِ وَنُخْبَةُ الْاَعْيَانِ

بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم خیر الوریٰ ۔ برگزیدہ کرام اور چیدہ اعیان ہیں

تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ ۔ خُتِمَتْ بِهٖ نَعْمَاءُ كُلِّ زَمَانِ

ہر قسم کی فضیلت کی صفتیں آپ میں کامل ہیں ۔ اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ کی ذات پر ختم ہیں

وَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا كَرِدَافَةٍ ۔ وَبِهِ الْوُصُوْلُ بِسُدَّةِ السُّلْطَانِ

اللہ کی قسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم وزیر ہیں ۔ آپ ہی کے ذریعہ دربار سلطانی میں رسائی ہوسکتی ہے

هُوَ فَخْرُ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَّمُقَدَّسٍ ۔ وَبِهٖ يُبَاهِي الْعَسْكَرُ الرُّوْحَانِيْ

آپ ہر مطہر اور مقدس کا فخر ہیں ۔ اور روحانی لشکر کو آپ ہی کے وجود پر ناز ہے

هُوَ خَيْرُ كُلِّ مُقَرَّبٍ مُّتَقَدِّمٍ ۔ وَالْفَضْلُ بِالْخَيْرَاتِ لَا بِزَمَانِ

آپ ہر پہلے مقرب سے افضل ہیں ۔ اور فضیلت کارہائے خیر پر موقوف ہے نہ زمانہ پر

يَا سَيِّدِيْ قَدْ جِئْتُ بَابَكَ لَاهِفًا

میرے آقا میں سخت افسوس سے تیرے دروازہ پر حاضر ہوا ہوں

وَالْقَوْمُ بِالْاِكْفَارِ قَدْ اٰذَانِيْ

قوم نے مجھے کافر کہہ کر سخت ستایا ہے۔

آئینہ کمالات اسلام

(مرسلہ :۔ عبدالحمید خان شوق)

بس ایک تیرے حضور میں ہی سر اطاعت جھکائیں گے ہم

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم

تری محبت کے جرم میں ہاں جو پیس بھی ڈالے جائیں گے ہم
تو اس کو جانیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائیں گے ہم

سُنیں گے ہرگز نہ غیر کی ہم نہ اس کے دھوکے میں آئیں گے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سر اطاعت جھکائیں گے ہم

جو کوئی ٹھوکر بھی مارے گا تو اس کو سہہ لیں گے ہم خوشی سے
کہیں گے اپنی سزا یہی تھی زباں پہ شکوہ نہ لائیں گے ہم

ہمارے حالِ خراب پر گو ہنسی انہیں آج آ رہی ہے
مگر کسی دن تمام دُنیا کو ساتھ اپنے رلائیں گے ہم

(کلام محمود صفحہ ۲۶)

فرقہ پرستی کی آگ بھڑکانے والے پاکستان کی شہری زندگی کو ناپاک بنا رہے ہیں

مشرقی بنگال کے مشہور اخبار روزنامہ "آزاد" کا ایک اداریہ

مغربی پاکستان میں احرار نے احمدیہ جماعت کے خلاف جو فتنہ اٹھا رکھا ہے۔ اس کے متعلق مشرقی پاکستان کے اخبار جو رائے ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہنا چاہتے کہ ان مضامین کی جزئیات کس حد تک صحیح ہیں۔ یہ معاملہ درحقیقت خواجہ ناظم الدین صاحب اور ان کے اہل وطن کا ہے۔ لیکن ہم اس طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ اس فتنہ نے کس طرح سارے ملک میں فساد اور اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ اور کس طرح ہر خیال کے لوگ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض ان میں سے سچے بھی ہوں گے۔ اور بعض مبالغہ کرنے والے بھی ہوں گے۔ مگر بہر حال نتیجہ ظاہر ہے (ادارہ)

مشرقی پاکستان کا ایک مشہور روزنامہ "آزاد" اپنی ایک حالیہ اشاعت میں رقمطراز ہے۔

احراریوں اور احمدیوں کے درمیان آجکل جو جھگڑا جاری ہے۔ اس کے فیصلہ کے لئے حال ہی میں علما کا ایک جلسہ ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ جلسہ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور نے کرایا تھا۔ انہوں نے اس جلسہ میں علماء کی خدمت میں التماس کی کہ عوام الناس کے قلوب سے غلط خیالات کو دور کرنے کے لئے خلوص دل سے آگے بڑھیں اور کام کریں۔ تاکہ پاکستان کی شہری زندگی بہتر ہو جائے۔ حقیقت میں جو لوگ احرار اور احمدیوں کے درمیان جھگڑے کی آگ بھڑکانے کے لئے ایندھن مہیا کر رہے ہیں وہ نہ صرف پاکستان کے قومی نظام ہی کو تباہ کر رہے ہیں۔ بلکہ یہاں کی شہری زندگی کو بھی ناپاک بنا رہے ہیں۔ اگر راستی پسند علماء اس جھگڑے کو چکانے کے لئے آگے نہ بڑھیں گے۔ تو نتیجہ لازمی طور پر خطرناک ہوگا۔

چندہ کی تفصیل

مرکز میں جس قدر چندہ کی رقمیں آتی ہیں وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصول کرتے ہیں۔ جس کے بعد وہ انہیں اس تفصیل کے مطابق داخل خزانہ کرتے ہیں۔ جو چندہ بھجوانے والے احباب رقم کے ساتھ بھجواتے ہیں۔ اگر چندہ کی رقم کے ساتھ اس کی تفصیل نہ ہو تو تفصیل آنے تک رقم مد بلا تفصیل میں بطور امانت رہے گی۔ پس احباب کو چاہیئے کہ وہ ہر قسم کی رقوم بھجواتے وقت ان کی تفصیل بھی ساتھ بھجوا دیا کریں۔ تاکہ مرسلہ رقوم بر وقت اور صحیح مد میں داخل خزانہ ہو سکیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا بچہ عزیزم احسان الٰہی بعمر ۲½ سال بعارضہ ٹائیفائڈ ۹ ایوم سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ فضل الٰہی ارشد فکار پور سندھ

(۲) میری ہمشیرہ سکینہ بیگم اہلیہ مولوی عبدالکریم صاحب شرما مبلغ مشرقی افریقہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ مشرقی افریقہ کے ایک یورپین ہسپتال میں داخل ہیں۔ ایک اپریشن ہو چکا ہے۔ دوسرا ہونے والا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے۔ عبدالقادر لائل پور

دعائے مغفرت :۔ میرے خسر حضرت حکیم محمد قاسم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لالہ موسے ۳۰ اگست ۳ بجے دوپہر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ ملک بشیر احمد 97A ماڈل ٹاؤن حال نزیل لالہ موسے

(بقیہ صفحہ ۳)

ہمارے علماء عوام کو صحیح مسلمان بنانے کی جدوجہد میں مصروف ہوں اور فرقہ پرستانہ رجحانات کا قلع قمع کرنے میں حکومت کا ساتھ دیں اور خود اقتدار کی گدی پر بیٹھ کر فتنے بازی کا شوق پورا کرنے کے ارادے ترک کر دیں۔

ایک بات اور بھی قابل غور ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ اگر ہم ایسے بدنام لفظ کو استعمال ہی نہ کریں۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ کیوں نہ ہم اپنی حکومت کا پہلا اصول "لا اکراہ فی الدین" اختیار کر لیں۔ اور پھر عمل اور تبلیغ سے معترضین کو اسکے صحیح مفہوم سے آشنا کرنے کی جدوجہد کریں۔ بے شک بعض مولویوں نے ان الفاظ کی توجیہہ بھی بھیانک کر دی ہوئی ہے۔ مگر الفاظ سیدھے اور سادہ ہیں۔ تکلف کے معنے خود بخود ان سے الگ ہو جائیں گے۔ ہر راست فہم انسان ان الفاظ سے وہی معنے لینے پر مجبور ہوگا۔ جو بظاہر ان سے پیدا ہوتے ہیں۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۲ء

حقائق کو خلط ملط کرنے کی مذموم کوشش

روزنامہ معاصر "تسنیم" اپنے ایک ادارتی نوٹ میں لکھتا ہے:-

"گورنر سندھ نے حج لواری کو بند کرنے کا فرمان صادر کر دیا ہے حج لواری پیر لواری کے مزار پر ہر سال ٹھیک اس روز اور اسی طرح ہوتا تھا جس طرح مکہ معظمہ میں ابتداء سے ہوتا آیا ہے۔ یعنی ۹ ذی الحجہ کو پیر صاحب لواری کے مقبرے کا طواف کیا جاتا تھا اور گمراہ مریدوں کو یقین دلا دیا گیا تھا۔ کہ اس کا ثواب حج ہی کے برابر ہے۔ اس میلے میں شرکت کرنے والوں کو "حاجی" ہی کہا جاتا تھا۔ پیر صاحب کے مقبرے کو . . . جنت البقیع اس کے کنوئیں کو زم زم، پیر لواری کو سلطان الانبیاء اور مظہر ذات خدا قرار دیا جاتا تھا۔" (تسنیم ۷ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اس کے بعد معاصر اس طرح خامہ فرسا ہوا ہے۔

"حقیقت میں جو گمراہی پیر صاحب لواری کے مریدوں میں پائی جاتی ہے وہی گمراہی ذرا سلجھے ہوئے انداز میں قادیانیوں کے اندر رائج ہے۔ یہ لوگ بھی جلسہ سالانہ کو ظلی حج، مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی و رسول۔ قادیانی مسجد کو مسجد اقصےٰ۔ متعدد دروازوں اور محلوں کے نام بھی قادیان میں انہوں نے وہی رکھ رکھے تھے۔ جو مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے دروازوں اور محلوں کے نام ہیں۔ اور اس طرح انہوں نے اپنے اوہام پرست مریدوں کے ذہن پر یہ نقش مرتسم کر رکھا تھا۔ کہ قادیان ارض حرم ہے۔

باطنیہ کا ہمیشہ سے یہی شیوہ رہا ہے وہ محض اصلاحات کے ذریعے اپنی ہر گمراہی کو تقدس دیتے ہیں اور جہلا کو متاثر کرتے ہیں۔

حج لواری کے بعد قادیانی گمراہیوں کا بھی خاتمہ ہونا چاہیئے۔"

(روزنامہ تسنیم ۷ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اصل میں بات یہ ہے کہ نوٹ لکھنے والے کے ذہن میں "قادیان" کے متعلق وہ افواہیں جو مخالفین احمدیت نے بھولے بھالے عوام کو گمراہ کرنے کے لئے پھیلائی ہوئی ہیں لکھتے وقت آگئی تھیں۔ لیکن پھر جب اسے خیال آیا کہ یہ افواہیں افواہیں ہی ہیں۔ ان کی کوئی اصلیت نہیں۔ تو گو وہ اپنی رفتار خیال کو تو نہ روک سکا۔ مگر ارتجالاً "سلجھے ہوئے انداز" کے الفاظ قلم سے نکل گئے۔ ان الفاظ نے آپ کی بنی بنائی افترا کا ہوائی قلعہ توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ہے۔

معاصر اچھی طرح جانتا ہے کہ پاک اور مقدس مقامات، اشیا اور اشخاص کے نام پر نام رکھنا اپنے اندر کوئی برائی نہیں رکھتا۔ بلکہ موجب برکت سمجھا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ معاصر نے احمدیت پر اعتراض کرنا تھا۔ اس لئے بغیر سوچے سمجھے اعتراض جڑ دیا ہے۔ اور کوشش کی ہے۔ کہ احمدیوں کے عین شرع کے مطابق فعل کو "حج لواری" سے نسبت دے کر احمدیت کے خلاف غلط فہمی پھیلائی جائے۔

احمدی مسلمان تمام مسلمانوں کی طرح کعبۃ اللہ کے حج کو ہی حج سمجھتے ہیں۔ جس حج کی ادائیگی قرآن کریم کے رو سے مسلمانوں پر فرض ہے۔ اور جو پنج بنائے اسلام میں داخل ہے۔ وہ کعبۃ اللہ کا ہی حج ہے۔ اگر جلسہ سالانہ کو کسی نے کبھی ظلی حج کہا ہے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ جو شخص جلسہ سالانہ میں شمولیت کرتا ہے۔ اس کا فریضہ حج جو پنج بنائے اسلام میں داخل ہے ادا ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے سے انسان کو بہت سی ایسی روحانی اور دنیوی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ جو ایک عظیم دینی اجتماع سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ حج کی خاص دینی برکات کے علاوہ بھی جس کے لئے وہ فرض کیا گیا ہے۔ بعض ضمنی برکات ہیں۔ مثلاً یہ مختلف اسلامی قوموں کو موقعہ بہم پہونچاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اجتماعی معاملات کے متعلق باہم مل کر سوچیں یا اور اجتماعی فوائد حاصل کریں۔ ایسے اجتماعی فوائد جلسہ سالانہ میں بھی ایک چھوٹے پیمانے پر حاصل ہوتے ہیں۔ ایک بڑا دینی فائدہ یہ ہے کہ جس طرح حج میں اقوام عالم کے لوگ ایک جماعت میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ میں بھی چھوٹے چھوٹے پیمانے پر ایسے مواقع ملتے ہیں۔ ان وجوہات سے اگر ہم اسکو محض استعارۃً ظلی حج کہہ لیں تو کوئی ہرج نہیں ہے

کسی احمدی کے وہم میں بھی یہ بات کبھی نہیں آئی۔ کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر وہ فریضہ حج کی ادائیگی سے بری الذمہ ہو گیا ہے۔ اسی طرح جس طرح مودودیوں کے اخبارات "تسنیم" و "کوثر" کو پڑھ کر کوئی مودودیہ نہیں سمجھتا۔ کہ وہ حقیقی "کوثر" و "تسنیم" کے گھونٹ حلق سے اتار رہا ہے۔

حج لواری کی حقیقت بالکل ہی جداگانہ نوعیت رکھتی ہے۔ پیر لواری کے مرید حج لواری کو عین حج سمجھتے ہیں اور ان کے خیال میں وہ وہی فریضہ حج ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ جو پنج بنائے اسلام میں داخل ہے۔ خود جو بیان معاصر نے اس حج کا بیان کیا ہے۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ پیر لواری کے مزار کا حج کرنے والوں کو "حاجی" ہی کہا جاتا ہے۔ یہ حاجی پیر لواری کے مزار کا اسی طرح طواف کرتے ہیں جس طرح اصل حج میں کعبہ کا طواف کیا جاتا ہے۔ اور یہ ہر سال ٹھیک اس روز اور اسی طرح ہوتا ہے۔ جس طرح مکہ معظمہ میں ابتدا سے ہوتا آیا ہے۔ یعنی ۹ ذی الحجہ کو۔

معاصر اچھی طرح جانتا ہے کہ جلسہ سالانہ میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔ بلکہ محض بعض برکات کی وجہ سے جو اس میں حاصل ہوتی ہیں۔ اسکو ظلی حج استعارۃً کہہ لیا جائے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں جس طرح حدیث میں نماز کو معراج المومنین کہا گیا ہے۔ کیا یہ حقیقی معراج ہوتا ہے۔ یعنی اسی طرح جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوا تھا؟ ہرگز نہیں بلکہ محض نماز کی برکات کی وجہ سے اس کو ظلی طور پر معراج کا نام دیا گیا ہے۔

ہمیں آخر میں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے یہ خود ساختہ مصلحین احمدیت کی مخالفت کے جوش میں حقائق کو خلط ملط کرنے میں وہی ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ جو شروع سے بزرگان حق کے مخالفین کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اور جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آتا ہے۔ آخر ایک دن کعبہ کے مالک کے پاس جواب دہ ہونا ہے۔ کچھ تو اس دن کی شرم کرنی چاہیئے۔ غالب نے کیا خوب کہا ہے ؎

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی؟

سیکولر حکومت

کل کے الفضل میں ہم نے جناب "ابو رشید وجدانی" کا ایک مضمون "آفاق" سے نقل کیا ہے اس میں آپ فرماتے ہیں:-

"میرے نزدیک مسلمانوں کی تمام حکومتیں سیکولر تھیں اور ہیں اور پاکستان میں بھی جو حکومت قائم ہو سکتی ہے اور ہوگی۔ وہ سیکولر ہی ہوگی ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ وہ مسلمانوں کی "سیکولر حکومت" ہو۔ اور وہ مسلمان سچ مچ مسلمان ہوں سیکولر حکومت کے نام سے لوگوں کے بدکنے کی وجہ یہ ہے کہ یورپ میں سیکولر حکومت کا تصور بالکل لا مذہبیت کا حامل ہے۔ مسلمان کو چاہیئے کہ پاکستان میں وہ حکومت قائم کرے جو اپنی جمہوری ادارات اور دستور و آئین کے اعتبار سے بالکل جدید و ترقی یافتہ حکومت ہو۔ لیکن خدا فراموشی اخلاق کُشی دیانت سے بیگانگی جارحانہ وطنیت اور سفاکی سے بالکل خالی ہو۔ جو مغرب کی سیکولر حکومتوں کی نمایاں خصوصیات ہیں"

حقیقت یہ ہے کہ لفظ "سیکولر" اپنی ذات میں شائد اتنا خطرناک نہیں جتنا وہ اس وقت ہو جاتا ہے۔ جب اس کو ایک دوسری مغربی اصطلاح کے مقابل میں پیش کیا جاتا ہے۔ یعنی "تھی اوکریٹک" جس کا اردو میں عام طور پر مذہبی حکومت ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اور اسی لحاظ سے سیکولر کا ترجمہ لا مذہبی حکومت کیا جاتا ہے۔ یہ متقابل اصطلاحیں ازمنہ وسطیٰ کے یورپ نے اپنی خاص وقتی ضروریات کے پیش نظر ایجاد کی تھیں عیسائیوں کی اندرونی فرقہ پرستی نے یورپ میں اودھم مچا رکھا تھا۔ جو اس وقت کے عیسائی غیر معقول اعتقادات کا لازمی نتیجہ تھا۔ سیکولرزم دراصل ان غیر معقول اعتقادات کا ردعمل تھا۔ اس لئے اس میں لا مذہبیت کا عنصر شامل ہو گیا۔ اس طرح اس لفظ کی تاریخ کافی بھیانک بن گئی ہے۔ اور ایشیائی ذہنوں میں الجھن پیدا کرتی ہے۔ جناب ابو رشید صاحب وجدانی جو چاہتے ہیں وہ شائد اسلام کے عظیم الشان اصول "لا اکراہ فی الدین" کے قریب معلوم ہوتا ہے۔

اگر ہم نے اس لفظ کو اپنانا ہے تو ہمیں اپنے عمل سے اسے اسکے بھیانک تاریخی پس منظر سے توڑنا پڑے گا۔ جو ذرا مشکل کام ہے۔ مگر ناممکن نہیں۔ اگر ہمارے علماء کہلانے والے لوگ کوشش کریں۔ تو ایسا ہو سکتا ہے۔ اس کا مؤثر ترین طریقہ وہی ہے۔ جس کی طرف جناب ابو رشید صاحب وجدانی نے اپنے مقالہ میں اشارہ کیا ہے یعنی

(باقی دیکھیں صـ۲ پر)

شذرات

شہیدانِ کشمیر کا خون بیچنے والوں سے

کشمیر میں ۳۵-۱۹۳۴ء کی جنگ آزادی میں جو کارہائے نمایاں "مجلس احرار اسلام" نے دکھائے ہیں۔ ان میں سے ایک بطور مثال درج ذیل ہے۔ اخبار سیاست لکھتا ہے:۔

"جہلم کے نزدیک میر پور کے موضع پر الٰہی بخش ساکن چنیوٹ سنگین سے شہید ہوا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ اسکی نعش کو بذریعہ لاری نہر کی پٹڑی چنیوٹ پہنچایا جائے مگر ان رہنمایانِ احرار کو ایسا موقع خدا دے۔ جھٹ تار دے مارا۔ کہ نعش گجرات۔ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ کے راستہ لاہور پہنچائی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان شہروں میں نعش کی نمائش کروا کر پھر براہ لائل پور و چک جھمرہ چنیوٹ پہنچائی گئی۔ اس نمائش کا لازمی نتیجہ جو ہوا وہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے جو بالکل صاف باطن ہیں۔ اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی چندوں میں دے دی۔ اور لاکھوں روپیہ لاہور دفتر میں پہنچ گیا۔ اس طرح انہوں نے شہید کا خون بیچ کر روپیہ بٹورا۔"

"دھر، جس الٰہی بخش کی نعش کا فلم دکھا کر دنیا کو لوٹا گیا۔ اس کے بیوی بچوں کو ایک پھوٹی کوڑی تک نہ دی"۔ (۱۶ اگست ۳۵ء)

شہیدانِ کشمیر کا خون بیچنے والوں سے ہر پاکستانی مطالبہ کرتا ہے۔ کہ آج تمہیں کشمیر اور باشندگانِ کشمیر کا غم کس لئے کھائے جا رہا ہے؟

یورپ کو پیغام کیا دو گے؟

علامہ زاہد الحسینی صاحب نے "زمیندار" میں ایک تجویز شائع کی ہے۔ کہ عالم افرنگ میں تردید مرزائیت اور تبلیغ اسلام کے لئے ایک "عاشق رسول" اور "ماہر علوم" کی قیادت میں علماء کا وفد جانا چاہیئے۔ علامہ موصوف نے "عاشق رسول" کی "اسامی" کے لئے مظہر الملت والدین کا نام نامی بھی پیش فرمایا ہے۔ (زمیندار ۲۶ اگست)

یورپ میں تبلیغ اسلام کی تجویز نہایت درجہ مبارک ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ علماء کا یہ وفد یورپ کو پیغام کیا دیگا۔ کیا وہ یہ تبلیغ کرے گا کہ:۔

"(۱) حضرت مسیح کی ماں میں روح اللہ کا اثر ہے

(۲) روح اللہ کو حضرت مسیحؑ کے جسم سے غذا دی گئی۔

(۳) مسیح کی نسبت اللہ تعالےٰ سے ہے (اسی وجہ سے عیسائی خدا کا بیٹا کہتے ہیں)

(۴) مسیح پر دنیا کا اتنا اثر ہے۔ جتنا صرف دنیا کی غذا سے ہوتا ہے۔

(۵) مسیح پر اس دنیا کے انسان کے مادی اثرات کے ساتھ ساتھ اس کی جبلت جذبات اور فطرت کا کوئی اثر دخل نہیں"۔ (آزاد ۱۰ نومبر ۵۰ء)

اگر یہی تبلیغ پہنچانا مقصود ہے۔ تو علامہ زاہدی کو مبارک ہو۔ کہ یہ قلعہ تو صدیوں قبل سر ہو چکا ہے۔ اور اسی تبلیغ کے مطابق سارا یورپ حضرت مسیحؑ کو ابن اللہ مانتا چلا آ رہا ہے۔ لہٰذا آپ کو اس قدر لمبے سفر کی صعوبت برداشت کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ضرورت صرف یہ ہے۔ کہ آپ پاکستانی مسلمانوں کو اس تبلیغ سے فیضیاب کریں۔ تا کہ امریکہ اور یورپ جیسے دور دراز ممالک سے آنے والے کیتھولک یا پروٹسٹنٹ پادری اور بشپ اطمینان سے اپنے وطنوں کو جا سکیں۔

اقلیتوں کی نکسیر نہیں پھوٹ سکتی

شیخ حسام الدین صاحب نے نہایت "حیمانہ انداز" میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہم اقلیتوں کی نکسیر نہیں پھوٹنے دیں گے۔ (زمیندار ۲۶ اگست)

"اقلیتوں" کی اس درجہ حفاظت کا احراری زعماء کی طرف سے نیا وعدہ نہیں۔ بلکہ جناب سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری بھی کھلے لفظوں میں ڈیڑھ سال قبل فرما چکے ہیں:۔

"مجھے افسوس ہوتا ہے۔ سلطنت کفر کی تھی۔ سلطنت اسلام کی ہوتی۔ تو دعویٰ نبوت کرنیوالے کی سزا صرف یہی ہوتی۔ کہ اسلامی حکومت تین دن کے اندر اندر قتل کر دیتی۔ آج اس کا علاج مناظروں سے کیا جا رہا ہے۔ اس کا علاج کوئی مناظرہ ہے؟" (آزاد کانفرنس نمبر صفحہ ۳۴)

"اقلیتوں" کو اپنے حقوق کے تحفظ میں مندرجہ بالا ضمانت سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے۔ لہٰذا زعماء احرار کے ان اعلانات کے بعد اب انہیں اپنے تمام خدشات ختم کر دینے چاہئیں۔ اور سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ چونکہ وہ تین دن کے اندر اندر قتل تو کر دیئے جائیں گے۔ اس لئے نکسیر پھوٹنے کا انہیں ہرگز کوئی خطرہ نہیں۔

پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے نام ایک مکتوب

حال ہی میں لائل پور کے ایک غیر احمدی دوست نے جناب پریذیڈنٹ صاحب انجمن اشاعت اسلام لاہور کے نام ایک مکتوب لکھا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ آپ نے اپنے ٹریکٹ "احمدیوں کے کفر و اسلام" میں جو تمام غلط عقائد کی ذمہ داری فریق قادیان پر ڈالی ہے۔ وہ صحیح نہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کو محض ظلی یا بروزی کہہ کر آپ مسلمانانِ پاکستان کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

ہم تو پہلے ہی سمجھتے ہیں۔ کہ غیر احمدی حضرات کے نزدیک ہمارا اور جماعت لاہور کا ایک ہی حال ہے۔ مگر تعجب تو ہمیں اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں پر ہے۔ کہ وہ اس خوش فہمی میں کیوں مبتلا ہیں۔ کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو محض مجدد اور مسیح سمجھنے کی وجہ سے غیروں کے حملہ سے محفوظ ہیں۔ بلکہ ہماری طرح وہ بھی ان کی نگاہ میں معتوب اور قابل الزام ہیں۔

اور گو خط لکھنے والے نے اپنا نام تو نیچے نہیں لکھا۔ مگر ہم اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے ایک سچی بات کہہ دی ہے۔

تنظیمی قوت کا ایک نمونہ

اخبار "الاعتصام" لکھتا ہے:۔

"تنظیم کی قوت کا اگر ایک نمونہ دیکھنا چاہو۔ تو جماعتِ مرزائیہ کو دیکھ لو۔ آج پوری پون صدی سے آپ لوگ اس کے استیصال کے درپے ہیں لیکن یہ فتنہ ہے کہ باوجود اپنی انتہا نظری و اعتقادی لغویتوں اور گمراہیوں کے روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ آپ کہیں گے کہ اسکی وجہ حکومت کی پشت پناہی ہے۔ یہ بھی شاید کسی قدر درست ہو۔ کہ غیر ملکی حکومت اپنی ابلیسانہ مصلحتوں کی بناء پر اسکی پیٹھ ٹھونکتی رہی۔ لیکن اس کی اصل اور بڑی وجہ ان کی جماعتی تنظیم اور اجتماعی وحدت ہے۔ اور آپ لوگوں کا انتشار ہے اور عدم نظم" (۲۲ اگست ۵۲ء)

اس میں کیا شبہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں بے مثال قوت تنظیمی موجود ہے۔ مگر یہ قوت تنظیمی اور زیادہ حیران کن ہو جاتی ہے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتدائی غربت اور گمنامی کے ایام میں یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ I shall give you a large party of Islam یعنی اگرچہ آج تمہارے پاس کوئی جماعت موجود نہیں۔ مگر ایک دن آئے گا۔ کہ ہم تمہیں ایک بہت بڑی اسلامی جماعت عطا کریں گے۔

اے کاش کوئی صاحب بصیرت انسان خدا کے اس چمکتے ہوئے نشان پر غور کرے۔

خوفناک انتشار

الاعتصام لکھتا ہے:۔

"ابھی کل کی بات ہے۔ لاہور کے بعض جید سنی علماء شیعہ کو منبر پر کھڑے ہو کر اپنے براہین شرعیہ اور دلائل مذہبی کے ساتھ کافر ثابت کر رہے تھے۔ اور شیعہ حضرات کا رویہ اہلسنت کی طرف تو صدیوں سے معلوم ہے۔ جو ہمارے نزدیک انبیاء کے بعد نسل انسانی کے سب سے ممتاز اور قابل فخر انسانوں کو برملا کیا کچھ نہیں کہتے۔"

"خود اہلسنت والجماعت میں اہلحدیثوں۔ دیوبندیوں اور بریلویوں کا آپس میں کیا رویہ ہے۔ پھر کیا اس افتراق و انتشار کے ساتھ ایک ایسی جماعت کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ جو وحدت عملی اور وحدت اعتقادی کے لحاظ سے کامیاب ہے۔ کیا تحسبھم جمیعا وقلوبھم شتّٰی کا الہامی جملہ ان پر صادق نہیں آ رہا۔ خدا کے ہاں کا یہ قانون نہیں ہے۔ کہ ایک متفرق و منتشر جماعت کو ایک متحد العقیدہ اور متحد العمل جماعت پر کامیابی عطا فرمائے"۔ (۲۲ اگست ۵۲ء)

یہ صرف پاکستانی مسلمانوں کی حالت نہیں۔ بلکہ تمام دنیائے اسلام اسی عالم انتشار میں پڑی ہوئی ہے۔ اور یہ فخر صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ کہ وہ ایک مقدس امام کے ہاتھ پر جمع ہے۔ اور اجتماعی طریق سے اسلامی نظام کی کوشش کر رہی ہے۔

کیا خدا کی یہ فعلی شہادت اس بات کا ثبوت نہیں۔ کہ اب خدائی فیصلہ یہی ہے۔ کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے نظام اور مقام کا تحفظ جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے؟

ختم نبوت کی عجیب دلیل

مکتبہ صدیقیہ (ملتان) نے ختم نبوت کا ایک ضمیمہ شائع کیا ہے۔ اس ضمیمہ میں ختم نبوت کے کئی پر لطف دلائل دیئے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ لکھا ہے:۔

"مرزائیوں نے اپنی ایک فوج بنائی ہوئی ہے۔ اس کا نام رکھا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ۔ اس خدام الاحمدیہ کے ہر سپاہی کو منجملہ دیگر سامان کے غلیل اور چاقو رکھنا ضروری ہے۔"

اس کے بعد جلالی شان میں کہا ہے:۔

"سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ خادم کو غلیل رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟"

گویا فرماتے ہیں کہ "مرزائیوں" نے ایک فوج خدام الاحمدیہ بنا رکھی ہے۔ اور اس فوج کے پاس غلیلیں بھی ہوتی ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا۔ نبوت بند ہو چکی۔ اب کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ کتنی مزیدار دلیل ہے؟ یا شاید اس دلیل کا یہ مطلب ہے۔ کہ جب ان مرزائیوں نے غلیلیں تک رکھ لی ہیں۔ تو نبوت کے ختم ہونے کا تو کیا سوال یہ تو اب نسل انسانی کو ختم کر دیں گے۔ کیونکہ غلیل سے ایٹم بم کا کیا مقابلہ؟

اہل اللہ پر علمائے زمانہ ہمیشہ کفر و ارتداد کے فتوے لگاتے رہے

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ)

اہل اللہ کی باتیں چونکہ اکثر دقیق حقائق و معارف پر مشتمل ہوتی ہیں اس لئے ظاہر پرست علماء ان سے ناآشنائی کے باعث خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر کفر و ارتداد کا فتویٰ لگاتے اور عوام الناس کو ان کے خلاف مشتعل کرنے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ گذشتہ کی طرح زمانہ حال کے علماء نے بھی یہی وطیرہ اختیار کیا خدا تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی بات شریعتِ اسلامیہ کے خلاف نہ لکھی اور نہ کہی۔ مگر احراری مولوی اور ان کے رفقاء یہی شور مچاتے جا رہے ہیں کہ مرزا صاحب کی کتب کو ضبط کرنا چاہیئے۔ جلانا چاہیئے حکومت پاکستان ہمارے مطالبہ پر کیوں کان نہیں دھرتی؟ یہ حقیقت ہے کہ ایک زمانہ تک علماء کے زیر اثر لوگ اسی قسم کے مطالبات کو برگزیدگان کے خلاف حکومت اور پبلک کے سامنے رکھتے ہیں۔ لیکن جونہی دانشمندوں کو روحانی امور سے اطلاع ہوتی ہے تو ظاہربین علماء کی بات پر کوئی بھی کان نہیں دھرتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ ان کے خلاف تنفر پیدا ہوتا جاتا ہے۔

چنانچہ اسی قسم کی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی مشہور کتاب "احیاء العلوم" کی نسبت جناب سید عزیز حسین صاحب خیر پوری اپنے ایک مضمون "یاران کہن" میں رقمطراز ہیں کہ:-

"اگرچہ اس کتاب (احیاء العلوم۔ ناقل) کی قدر اب اس قدر ہے جس کی وہ مستحق تھی۔ اور تمام علماء کا اتفاق ہے کہ کیا بلحاظ فصاحت و بلاغت اور کیا بلحاظ عمدگی اور مضامین۔ اعلےٰ درجہ کی کتاب ہے۔ لیکن چونکہ جس وقت یہ شائع ہوئی تھی اس وقت کے عام خیالات اس کے برخلاف تھے اس لئے بہت سے متعصبین نے ان پر الحاد کا الزام لگایا۔ اور بعض فقیہوں نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا۔ اور اس کتاب کے دیکھنے کو بھی حرام بتایا۔ اور اس کے جلا دینے کا حکم دیا۔ چنانچہ علی بن یوسف رح مؤلف کتاب "المعزب" نے جو نہایت متشرع اور عابد تھے اور اکثر علماء و فضلاء سے صحبت رکھتے تھے سنہ ۵۳۷ھ میں یہ فتویٰ دیا کہ "کتاب احیاء العلوم کا نام و نشان نہ رہے اور بالکل جلا دی جائے تاکہ مسلمانوں کے عقائد میں اس سے کچھ خلل نہ آئے"

(رسالہ انوار الصوفیہ لاہور جلد نمبر ۳ صفحہ)

اسی طرح سید ولی اللہ شاہ صاحب محدث رح دہلوی کے حالات بیان کرتے ہوئے ایک دوسری کتاب میں لکھا ہے کہ:-

"جب حضرت شاہ صاحب رح نے ترجمۃ القرآن کو فتح الرحمٰن کے نام سے ارباب علم و فضل کے سامنے پیش کیا۔ تو نفس پرست بے بصیرت علماء مشوہ میدان اغوا میں کود پڑے اور اس زور سے آتش فساد مشتعل کی اور سارے شہر دہلی کو شعلہ آتش بنا دیا۔ زمین و آسمان سر پر اٹھا لیا کہ ولی اللہ نے اسلام میں ایک زبردست بدعت کی بنیاد ڈالی اور اسلام میں ایسا جدید کام کیا جسے سلف صالحین نے کبھی نہیں کیا تھا۔ یہ اس قدر زبردست گناہ ہے کہ اس کا مرتکب واجب القتل ہے۔ ان علماء نفس نے یہاں تک فساد برپا کر دیا کہ ایک مرتبہ جبکہ حضرت شاہ صاحب رح مسجد فتح پوری میں عصر کی نماز پڑھ رہے تھے مخالفین نے آپ کے قتل کے ارادہ سے مسجد کے دروازوں کا محاصرہ کر لیا۔ شاہ صاحب رح کو جب ان کے ارادوں کا علم ہوا تو نعرۂ تکبیر بلند کر کے ہجوم کو چیرتے ہوئے باہر نکل گئے"۔

(مصباح المومنین ترجمہ اردو بلاغ المبین صفحہ ۵-۶)

ہم نے یہاں بطور نمونہ صرف دو مثالیں دی ہیں۔ ورنہ جس کسی بزرگ کے حالات پڑھیں یہی پتہ چلتا ہے۔ کہ اس کے زمانے کے علماء نے اس کے ساتھ ایسا ہی ناروا سلوک کیا۔ پس یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں کہ آج احراری مولوی اور اس قسم کے دیگر علماء بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ خیالات کو خلاف اسلام قرار دے کر ان کی کتب کو ضبط کرانے اور جلانے کا شور و غل مچا رہے ہیں اور حکومت سے درخواستیں کر رہے ہیں کہ جس قدر جلد ہو سکے انہیں کالعدم کیا جائے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں وہ کون سے امور ہیں جن کے پیش نظر علماء وقت کی طرف سے شور برپا کیا جا رہا ہے کہ انہیں ضبط کیا جائے انہیں جلایا جائے۔ سو عرض ہے کہ زمانہ حال کے علماء نے چونکہ بہت سی باتیں از خود اسلام کی طرف منسوب کر رکھی تھیں جن کا قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے ثبوت نہیں ملتا تھا۔ اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے ان کا براہین قاطعہ سے بطلان کیا۔ اور علماء آپ کے دلائل کا جواب دینے سے قاصر رہے۔ اس لئے انہیں ضرورت پڑی کہ یہ لوگ عوام کو اپنے ساتھ ملا کر یہ مطالبہ کریں کہ آپ کی کتب ضبط کی جائیں اور انہیں جلایا جائے۔ اگر یہ لوگ فی الحقیقت اسلام کے جاں نثار اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فدائی ہوتے تو یہ لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صادق غلام کے خلاف یہ غوغہ آرائی نہ کرتے بلکہ اس کے مرہون منت ہوتے کہ اس نے خدا تعالیٰ کی ہستی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور دین اسلام کی حقانیت کو ایسے زبردست دلائل و براہین سے آشکار کیا ہے کہ جس سے مذاہب باطلہ کے ہاں صفِ ماتم بچھ گئی ہے اور وہ اسلام کے مقابل آنے کے قابل نہیں رہے۔ کسے معلوم نہیں کہ جس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام حمایتِ اسلام کا دعویٰ لے کر اٹھے کس شد و مد سے اغیار اسلام آریہ پنڈت اور پادری صاحبان گردن دین پر سوار تھے اور علماء ان کے مقابل آنے سے لرزتے تھے۔ ایسے پرخطر اور نازک دور میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی کا وجود تھا۔ جس نے دشمن کے تیروں کو اپنے سینہ پر لیا اور حقانیت کی تلوار سے ملل باطلہ کو ایسی شکست دی کہ اب امید نہیں کہ آئندہ ادیان باطلہ کے پیرو اسلام کے مقابل میدان دلائل میں اتر سکیں۔

آپ کے اس عظیم الشان غلبہ اور نمایاں کامیابی پر نہ صرف اپنوں نے بلکہ غیروں نے بھی تعریفی کلمات لکھے اور آپ کو اغیار اسلام کے مقابل فتح نصیب جرنیل کی حیثیت دی ہم اس سلسلہ میں بیسیوں حوالجات پیش کر سکتے ہیں مگر خوف طوالت ایسے حوالجات پیش کرنے سے مانع ہے۔ تاہم رسالہ "تبلیغ" لاہور سے ایک حوالہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب "تبلیغ" زیر عنوان "انتقاد" تحریر فرماتے ہیں:-

"جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم مغفور نے ایک چھوٹی سی کتاب "وید اور قرآن کا مقابلہ" کے نام سے تالیف فرمائی تھی۔ جس میں ممدوح نے نہایت قابلیت اور معقولیت کے ساتھ وید اور قرآن کا مقابلہ کیا ہے۔ آریوں کے مقابلہ میں جناب مرزا صاحب کا قلمی جہاد بجائے خود ایک ایسی قابل قدر اسلامی خدمت ہے جس کا اسلامی پبلک شکر گذاری کے ساتھ اعتراف کرتی ہے۔ یہ ایک امر واقعہ ہے کہ جناب مرزا صاحب کی تالیفات اور تصنیفات آریوں کے مقابلہ میں ایک زبردست اور کارگر حربہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے جو مسلمان آریوں کے ساتھ مذہبی جنگ میں مظفر و منصور ہونا یا ایک غیر مذہب کے متعلق اپنی معلومات بڑھانی چاہتے ہیں انہیں مرزا صاحب کی مذکورہ بالا تالیف کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے"۔

(رسالہ "تبلیغ" لاہور جلد ۱ عدد ۱ صفحہ ۴۳)

پس آج اگر علماء وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے خلاف شور مچا رہے ہیں تو وہ وقت بھی قریب آ رہا ہے کہ جبکہ ایک جہاں آپ کے دلائل کا معترف ہوگا اور گذشتہ بزرگوں کی طرح لوگ آپ کو عزت و توقیر کی نظر سے دیکھیں گے اور آپ کی کتب ان کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گی۔ اور دانشمند آپ کو "سلطان القلم" قرار دینے پر مجبور ہوں گے۔ پیشتر اس کے کہ دنیا خوشکن نور آئے احراری مولویوں سے ہم کہیں گے کہ بھائیو! ضد و تعصب کو بالائے طاق رکھ کر حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں بیان فرمودہ حقائق و معارف پر غور کرو تا تمہیں نور بصیرت حاصل ہو اور تمہاری عاقبت درست ہو جائے۔ یاد رکھو! خدا تعالیٰ کا یہ مامور کسی دنیوی غرض اور مقصد کے پیش نظر مبعوث نہیں ہوا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس لئے بھیجا ہے تا مذاہب باطلہ کے حملوں سے اسلام اور پاکوں کے سردار رسولوں کے فخر حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو بچایا جائے۔ سو خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ مسیح موعودؑ نے کما حقہ اس مبارک کام کو اپنی کتب کے ذریعہ سرانجام دیا ہے۔ مبارک وہ جو خدا تعالیٰ کے مقدس مامور کی کتب کو انصاف اور خدا خوفی سے پڑھے۔ تا اسے بجائے شکوک و شبہات کے آسمانی حقائق و معارف کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آئے اور وہ اس میں غوطہ زن ہو کر روحانی موتیوں اور ہیرے جواہرات سے اپنے دامن مراد کو بھرے۔

"میں امید کرتا ہوں کہ جو دوست اب تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کر سکے وہ اب جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اول تو وہ کوشش کریں کہ جون میں ہی انکا چندہ ادا ہو جائے اور اگر جون میں ادا نہ کر سکیں تو جولائی میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر جولائی میں ادا نہ کر سکیں تو اگست میں ادا کرنے کی کوشش کریں تو خدا تعالیٰ کے حضور وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جو سباق کی روح اپنے اندر رکھتے اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے میں ہمارے نزدیک تو وہ اب مئی میں ادا کرنیوالوں کی لسٹ میں نہیں آ سکتے مگر خدا کے نزدیک ممکن ہے کہ وہ اب اپنے اخلاص کی وجہ سے مئی میں ادا کرنیوالوں کی فہرست میں آ جائیں بلکہ ممکن ہے ایک شخص جون یا جولائی یا اگست میں چندہ ادا کرے خدا کے حضور اپریل بلکہ مارچ میں ادا کرنے والوں کی لسٹ میں آ جائے"

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

میں نے احمدیت کیوں قبول کی؟

(از مکرم سید صفدر علی شاہ صاحب)

یہ ایک سوال ہے۔ جو ہر احمدی اخلاص سے اور ہر غیر احمدی جو مجھ سے شناسا ہے، حیرت، استعجاب یا خوف و حقارت سے مجھ سے پوچھتا ہے۔

احمدیت کا نام تو بچپن سے سنتے آئے تھے۔ لیکن اس کے پیغام کی طرف نہ کبھی توجہ دی۔ اور نہ ہی ضرورت محسوس کی۔ یا شاید اسے ایک قابل تنفر چیز سمجھتے ہوئے فطری طور پر ہی ایک کراہت محسوس ہوتی رہی۔ اوائل عمر سے ہی اس کے خلاف سننا شروع کیا۔ اور اب تک سن رہے ہیں جب اس چیز کی طرف اب توجہ جاتی ہے تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کہ یا الٰہی اس زمانہ کے اُن علماء کا کیا حشر ہوگا۔ جو قرآن ہاتھ میں لے کر ہر مسلمان کو کافر و دجال قرار دے چکے ہیں میں نے وہ تمام حوالہ جات پڑھے۔ جس میں حضرات بریلوی۔ دیوبندی۔ شیعہ۔ اہل سنت۔ اہل قرآن وغیرھم ایک دوسرے کو کافر و مرتد قرار دے چکے ہیں خانہ جنگی کا تو یہ عالم ہے۔ اور پھر اغیار کی یورش کا یہ عالم کہ کرۂ ارض پر ہر اسلامی ملک مطیع۔ ہر جگہ اسلام بدنام۔ حضرت خیر رسل پر زبان سب و شتم دراز۔ چپہ چپہ پر اغیار کے مشن قائم۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب اللہ تعالیٰ کو اسلام یا مسلمانوں کی نعوذ باللہ ضرورت باقی نہیں رہی۔ مسلم عوام کا یہ حال۔ کہ نناوے فی صدی آبادی جاہل۔ اور صحیح اسلامی تعلیم سے بے بہرہ اور رسوم کے پابند۔ بدعات کے خوگر۔ کوئی بدی ایسی نہیں۔ جس کے یہ شکار نہ ہوں۔ تنظیم مفقود ہے اور ذلت و مسکنت کے شکار رہیں۔

پہلی جھلک میں نے خاکسار تنظیم میں دیکھی۔ میں اس وقت کالج میں پڑھتا تھا۔ اس میں شامل ہو گیا۔ دوران ملازمت میں نقصان بھی اٹھایا۔ لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔

پھر جماعت اسلامی کا غوغا بلند ہوا۔ اس کا پیغام غور سے سُنا۔ کہ شاید فلاح کی صورت نظر آ جائے لیکن زبانی جمع خرچ بہت دیکھا۔ عملی بھی دیکھا۔ لیکن میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کی اصلاح ان میں سے کسی کے بس کا روگ نہیں۔ جب تک ہدایات کی شعاعیں منبع رسالت سے پاکیزہ اور مطہر ہو کر نہ نکلیں۔ یہ ظلمت کدہ منور نہیں ہو سکتا۔ میں بھی کہتا ہوں۔ کہ جھوٹ نہ بولو۔ زنا نہ کرو۔ نماز پڑھو۔ ایک مامور من اللہ بھی یہی کہتا ہے۔ لیکن کیا وجہ ہے۔ کہ میری کوئی نہیں سنتا۔ صرف یہی وجہ ہے۔ کہ ایک مامور کی زبان دراصل اللہ کی زبان ہے۔ اور پھر کوئی شقی ہی ہوگا۔ جو کہ متاثر نہ ہو سکے۔

میرا بچپن تھا۔ اور اگر ایمان کی پوچھو تو اسلام اور خدا تعالیٰ کے متعلق بھی عجیب عجیب وساوس دل و دماغ پر طاری ہو رہے تھے۔ جس چیز کی تلاش تھی وہ اس کرۂ ارض پر ناپید معلوم ہو رہی تھی۔ ہر راہرو کے ساتھ چند قدم چلتا کہ شاید قلبی اطمینان کی کوئی صورت نکل آئے۔ لیکن ہر چہار طرف ناامیدی تھی۔ انتشار تھا۔ تضاد تھا۔ اُس صنم حقیقی کا چہرہ چھپتا چلا جا رہا تھا مجھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات عالیہ اب تک یاد ہیں۔ جو چند روز قبل مولوی عبد الستار صاحب نیازی کی عالمہ تقریر پردہ پر اور پھر اس پر جو لے دے ہوئی پر تبصرہ کے طور پر فرمائے تھے۔ کہ مسلمانوں کے نظریات عجیب ہیں۔ اور ان کا تقاضہ عجیب ہے۔ کہ پاکستان میں بے پردگی جرم قرار دی جاتی ہے۔ عرب میں جرم۔ مصر اور ایران میں دونوں طرح جائز اور ترکی میں پردہ بذات خود جرم۔ اور پھر ہر ملک اسلامی ہونے کا دعویدار۔ نظریات میں یہ تضاد اور جواز کے لئے قرآنی احکام پیش ہوں۔ دراصل یہ پراگندگی کا ایک بین ثبوت ہے میں بزرگان دین کے مقابر پر بھی گیا۔ عرسوں پر بھی گیا۔ سماع کی مجلسوں میں بھی شامل ہوا۔ حال و قال کا مشاہدہ کیا۔ لیکن تسکین نہ ملنی تھی نہ ملی۔ جس اسلام کو پیش کیا جا رہا تھا وہ عادتاً تو طور پر مسلمان گھرانے میں پیدا ہونے والے ایک فرد کی ایک مخصوص ماحول کے اندر پرورش پانے کی وجہ سے دل بستگی کا باعث ہو۔ تو ہو۔ لیکن اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کے دعویٰ کا صریحاً بطلان تھا۔ ایسا اسلام مسلمان کے مقصد حیات کا آئینہ دار کہلانے کا ہرگز مستحق نہیں بن سکتا۔ اس میں کوئی کشش کوئی پروگرام کوئی ضابطہ نہیں تھا۔ چند رسومات اور ظاہری حرکات کا نام اسلام پکارا جا رہا تھا۔ اقبال کے کلام کو جھوم جھوم کر گانے والی مجالس بہت دیکھیں۔ لیکن اس کے فلسفۂ خودی کا شہسوار کسی کو نہ پایا۔ جہاد کا فتویٰ دینے والے بہت دیکھے۔ طارق و خالد کی داستانوں کو سُنا۔ حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ کے فلسفۂ حیات کے شیدائی بہت دیکھے۔ لیکن کسی کو عامل نہ پایا۔ قوم کی قوم کو دماغی عیاشی اور طول امل میں مدہوش پایا۔ لیل و نہار اسی طرح گذر رہے تھے۔ اور زندگی کا مقصد روز بروز دھندلا ہوتا جا رہا تھا۔

معلوم نہیں رحمت حق کے آنے کا وقت تھا یا میری دعاؤں کی کشش تھی۔ کہ ایک روز ایک دوست نے نہایت اچانک طور پر ایک کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" تصنیف لطیف حضرت مسیح موعودؑ پڑھنے کو دی۔ مضمون اتنا دلچسپ تھا۔ کہ صبح ہونے سے قبل تمام کتاب پڑھ لی۔ یہ حضرت اقدسؑ کی ایک تقریر ہے۔ جو کہ مذاہب کانفرنس منعقدہ لاہور میں پڑھی گئی تھی۔ اور متفقہ طور پر اول رہی تھی۔ یہ وہ انمول تقریر ہے۔ جس کے متعلق مجھے بعد میں علم ہوا۔ کہ صرف اسے ہی پڑھ کر سینکڑوں انسان آغوش احمدیت میں آ چکے ہیں۔ میں اس قابل نہیں۔ کہ میں اس تعریف پر قادر ہو سکوں۔ صرف اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ تاریکی جو گذشتہ سالوں سے میرے دل و دماغ پر چھا رہی تھی۔ وہ ایک آن میں ڈھل گئی۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگا۔ کہ میں خدا کا چہرہ دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے محسوس ہوا۔ کہ اسلام وہ متاع عزیز ہے۔ جس کو اگر جان دے کر بھی خرید ا جائے۔ تو سودا نہایت ارزاں ہے۔ اس میں حضرت مرزا صاحب کا کوئی دعویٰ تحریر نہیں ہے۔ صرف اسلام کے چہرہ سے نقاب اُٹھا لی گئی ہے۔ اور صنم ازلی کے حسن کا خاکہ تصویری زبان میں کھینچا گیا ہے۔ صاحب کتاب کی عظمت کا سکہ دل میں نقش ہو گیا۔ پھر مزید معلومات فراہم کرنے کے لئے سلسلہ کا لٹریچر فراہم کیا گیا۔ اس کے بعد براہین احمدیہ حصہ اوّل تا چہارم پڑھا۔ یہ نومبر ۱۹۵۰ء کا واقعہ ہے آج اس واقعہ کو تقریباً ۱½ سال گذر چکا ہے۔ اور میں حضرت مرزا صاحبؑ کی کئی ایک مشہور کتب پڑھ چکا ہوں۔ اس کے علاوہ اور بہت سا لٹریچر بھی پڑھا۔ معاً دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ یہ بھی جذبات کی ایک رَو ہی نہ ہو۔ آخر کار اس تحریک کی مخالفت بلاوجہ نہیں ہے۔ اتنی پاکیزہ اور تسلی بخش تعلیم کا انکار کیوں ہو رہا ہے۔ اب مخالف لٹریچر کی تلاش شروع کی۔ کئی ایک کتب اور پمفلٹ اس کے متعلق دیکھے۔

انہیں ایام میں یہاں ایک مدرسہ کے سلسلہ میں تبلیغی سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ تمام مشہور اور آتش بیان خطیب مدعو تھے۔ تین چار روز یہ ہنگامہ بپا رہا بہت دھواں دھار تقاریر ہوئیں۔ عوام کے جوش کو خوب تاؤ دیا گیا۔ اور اہل مدرسہ کی خوب خوب مدد ہوئی۔ دراصل ایک غیر سنجیدہ قوم سے مالی مدد اکٹھی کرنے کے لئے ایسے ہی ہنگامی اور جذباتی جلسے موثر ہو سکتے ہیں۔ کسی تعلیمی ادارہ کی مدد کوئی بُرا فعل نہیں۔ لیکن حصول زر کا یہ ذریعہ البتہ نہایت بھونڈا ہے۔ لوگوں کے جذبات کو برانگیختہ کر کے رقم اکٹھی کر لینی صرف ایسے ہی لوگوں کا کام ہے۔ شاید اہل مدرسہ نے بھی اسی لئے ان کو مدعو کیا تھا۔ لیکن تبلیغ کی بجائے تخریب کا حربہ کام میں لایا گیا۔ جلسہ کے ساتھ ہی مستورات کا شامیانہ بھی تھا۔ ان کا بھی خیال نہ رکھا گیا۔ تمام تقاریر کی تان احمدیت پر ہی ٹوٹتی رہی۔ جس دشنام دہی اور غیر شریفانہ لہجہ کا مظاہرہ کیا گیا۔ وہ علمائے دین کے ہرگز شایان شان نہ تھا دشنام دہی کے علاوہ بازاری طرز میں مستورات کی موجودگی کا کوئی لحاظ نہ تھا۔ اور جوش خطابت میں اتنی فحش کلامی کی گئی۔ کہ میں حیران تھا۔ کہ حضور پُرنور کی وہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہو رہی ہے۔ جس میں ۱۴۰۰ سال قبل بتایا گیا تھا۔ کہ اس اُمت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ کہ ان میں بدترین لوگ علماء سوء ہونگے۔ فتنے انہیں میں پیدا ہونگے اور انہی میں لوٹ جائیں گے۔ مسجدیں عالی شان ہونگی لیکن ہدایت سے خالی۔ دل نور ایمان سے خالی ہونگے گردو پیش کا مظاہرہ دیکھنے پر معلوم ہوا۔ کہ یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو رہی ہے کچھ حقائق بھی بیان ہوئے تھے۔ جو نوٹ کر لئے گئے۔ اور بعد میں موازنہ کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ عبارت کو بگاڑ کر غلط مفہوم لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ صاحب کتاب کے اصل مفہوم کی بجائے خود ساختہ معانی سے عوام کو جوش دیا گیا۔ خلاف واقعہ اور من گھڑت روایات سے لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کیا گیا۔

کاش قوم سمجھتی۔ کہ اگر یہ لوگ سچے ہوتے تو لوگوں کو یہ نہ کہتے۔ کہ اگر احمدی لوگ تمہیں لٹریچر دیں۔ تو ان کو مارو۔ ان کی مسجدوں پر قبضہ کر لو۔ ان کو قتل کرو۔ کاش قوم سمجھتی۔ کہ ہمارے انجام کو یہ لوگ اس قدر سرعت سے نزدیک لا رہے ہیں۔ بے سروپا۔ جھوٹی من گھڑت اور خلاف واقعہ باتیں خالص مسخرا پن سے بیان کر کے یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ کہ ایسے افعال کرنے والی قوموں کا کیا حشر ہوا کرتا ہے۔ کاش وہ امن کی قدر و قیمت کو سمجھتے اور یہ سمجھتے۔ کہ یہ ہتھکنڈے کن قوموں نے استعمال کئے۔ اور پھر اُن کا کیا حشر ہوا۔

میں نے بیان کیا تھا۔ کہ میں نے احمدیت کے متعلق کافی لٹریچر پڑھنے کے بعد زیادہ مناسب یہ خیال کیا۔ کہ اب مخالف لٹریچر کا بھی مطالعہ کیا جائے۔ یہ خیال کسی تنقیدی نقطہ نظر سے نہ تھا۔ بلکہ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے ایک کاوش تھی۔ میری حالت ایک ایسے شخص کی سی تھی۔ جو ایک دھوئیں سے پُر کمرہ میں اچانک چلا جائے۔ اور اس کا دم گھٹنے لگ جائے۔ اور پھر تازہ ہوا کے لئے بے قرار ہو۔ میں نے مخالف اور موافق لٹریچر کا خوب خوب موازنہ کیا۔ اور آخر کار مجھے ماننا پڑا۔ کہ احمدیت کے دلائل وزندار ہیں۔ اور معقول رنگ میں ایک شان امتیازی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ علمی لحاظ سے گو میری کوئی وقعت نہیں۔ لیکن میں یہ فیصلہ کر چکا تھا۔ کہ اگر اسلام عرب کے بدوؤں کو اپیل کر سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اگر میں اس خدائے رحیم سے توفیق مانگتے ہوئے اپنے دماغ سے تجسس شروع کروں تو محروم رہ جاؤں

(باقی)

سیکرٹریان تعلیم و تربیت رپورٹ بھجوائیں

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کے لئے ہدایت ہے۔ کہ وہ اپنی ماہوار کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔ اس ہدایت کی پابندی بہت کم ہو رہی ہے۔ لہٰذا سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ باقاعدگی سے رپورٹ ارسال فرماتے رہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

سو فی صدی چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورے کرنے والے احباب

جن دوستوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی پورے کر دیئے ہوئے ہیں۔ یا اب کر رہے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ اور اجرِ عظیم عطا کرے۔ جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ جلد ادائیگی فرما کر خدا تعالےٰ کے حضور سرخرو ہوں۔

نمبر	نام	روپے
۱۲۴۵	اہلیہ صاحبہ حوالدار غلام نبی صاحب چک ۱۱/۲ ٹ چہور ضلع شیخوپورہ	۱۱/-/-
۱۲۴۶	ناصر محمود صاحب " " "	۶/-/-
۱۲۴۷	اہلیہ صاحبہ محمد عبد اللہ صاحب " " "	۵/-/-
۱۲۴۸	اہلیہ صاحبہ غلام احمد صاحب " " "	۱/-/-
۱۲۴۹	والدہ صاحبہ صوفی غلام محمد صاحب " " "	۱/-/-
۱۲۵۰	چودھری مبارک احمد صاحب بہلولپور میاں کوٹ	۱۵۰/-/-
۱۲۵۱	محمد صفدر صاحب ہیڈ کنسٹیبل " "	۵۰/-/-
۱۲۵۲	راجہ فخر الدین صاحب سکھر	۷۲/-/-
۱۲۵۳	قریشی عبد الرحمن صاحب سکھر	۳۹/-/-
۱۲۵۴	چودھری محمد ابراہیم صاحب سکھر	۴۷/-/-
۱۲۵۵	پیر محمد شاہ صاحب سکھر	۲۲/-/-
۱۲۵۶	ستار محمد صاحب کنسٹیبل سکھر (سندھ)	۲۵/-/-
۱۲۵۷	کیپٹن عصمت اللہ صاحب مرحوم سکھر	۵۰۰/-/-
۱۲۵۸	صوفی محمد رفیع صاحب سکھر	۴۰۰/-/-
۱۲۵۹	سردار بشیر احمد صاحب سکھر	۲۰/-/-
۱۲۶۰	میاں محمد یار و احمد یار صاحبان کبیر والہ ملتان	۱۰/-/-
۱۲۶۱	محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری خدا بخش صاحب ہانڈو ضلع لاہور	۵/-/-
۱۲۶۲	چودھری غلام محمد صاحب ہانڈو ضلع لاہور	۲۰۰/-/-
۱۲۶۳	ملک عبد المجید صاحب نوشہرہ چھاؤنی سابق قصور	۱۳۵/-/-
۱۲۶۴	خواجہ عبد الرشید صاحب گوجرہ ضلع لائل پور	۱۰۰/-/-
۱۲۶۵	خواجہ نور الحق صاحب " "	۳۰/-/-
۱۲۶۶	پیر محمد اسماعیل صاحب صدیقی " "	۶۲/-/-
۱۲۶۷	محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ چودھری عبد الرحمن صاحب گوجرہ	۸/-/-
۱۲۶۸	محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ گوجرہ ضلع لائل پور	۶/-/-
۱۲۶۹	" ناصرہ بیگم صاحبہ " "	۵/-/-
۱۲۷۰	محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ " "	۱۰/-/-
۱۲۷۱	محترمہ احمدہ بیگم صاحبہ " "	۷/-/-
۱۲۷۲	محترمہ انوری بیگم " "	۸/-/-
۱۲۷۳	محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ " "	۱/-/-
۱۲۷۴	چودھری صوبے خان صاحب " "	۳۲/-/-

(ناظر بیت المال)

ہر شخص جو اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے شرع کی رو سے مسلمان ہی سمجھا جائیگا

شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب کا فتوےٰ

از محمد بشیر صاحب شاد مولوی فاضل - واقف زندگی - مانسہرہ

تاریخ اسلام سے دلچسپی رکھنے والے حضرات جانتے ہیں کہ اسلام کو جس قدر نقصان اپنوں نے پہنچایا ہے۔ اس قدر کبھی اسلام کے شدید ترین دشمن اور معاندین بھی نہیں پہنچا سکے۔ گذشتہ قریب کی صدیوں میں نام نہاد اسلامی علماء نے کفر و ارتداد کے شغلہ سے اسلامی سلطنتوں کو جو نقصان پہنچایا ہے اسلام سے سچی ہمدردی رکھنے والا ہر شخص ان واقعات کو پڑھ کر مارے ندامت کے اپنا سر جھکائے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ لیکن کیا یہ سب کچھ غیروں کے ہاتھوں ہوا۔ نہیں نہیں! یہ کھیل انہوں نے ہی کھیلا جنہیں علماء اسلام اور وارثانِ تخت رسول اللہ "ہمدردانِ اسلام" ہونے کا دعویٰ تھا۔ سچ ہے

ڈر نہیں غیر کا جو کچھ ہے سو اپنا ڈر ہے
ہم نے جب کھائی ہے اپنوں سے ہی زک کھائی ہے

تاریخ اپنے اوراق دہراتی ہے۔ پاکستان میں احراری مولوی آج تکفیر کی آگ لگا رہے ہیں۔ اور یہ فتنہ پرور لوگ وہی خداداد اسلامی سلطنت میں پھر وہی کھیل کھیلنا چاہتے ہیں جس شعلہ نے آج سے چند صدیاں پیشتر اسلامی سلطنتوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا تھا۔

ذیل میں ہندوستان کے متبحر عالم شمس العلماء مولانا حافظ نذیر احمد صاحب جنہیں ہندوستان میں علاوہ دیگر اسلامی خدمات سر انجام دینے کے سب سے پہلے سلیس اردو میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کا فخر حاصل ہے کا ایک فتویٰ درج کیا جاتا ہے۔ امید ہے ملک و قوم اور اسلام سے سچی ہمدردی رکھنے والے پاکستانی حکام اور عوام فیصلہ کر سکیں گے کہ کسی جماعت کے افراد کو جو خدا تعالےٰ کی وحدانیت اور سرور دو جہان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور ختم المرسلینی پر صدق دل سے ایمان رکھنے کے علاوہ اسلام کے دیگر تمام ارکان پر بھی ایمان رکھتے ہوں اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوں شریعتِ اسلامیہ کسی شخص یا کسی گروہ کو یہ حق نہیں دیتی کہ وہ ان کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے سکیں۔

آیت کریمہ قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم کی تفسیر میں شمس العلماء مولانا حافظ نذیر احمد صاحب رقمطراز ہیں:-

"ایمان دل سے علاقہ رکھتا ہے۔ اور خدا کے سوا دوسروں کو اس کی خبر نہیں ہو سکتی اور اسلام احوالِ ظاہر سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک شخص مسلمانوں کی سی وضع قطع رکھتا۔ اور مسلمانوں کے ساتھ کھانا پینا اور اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو۔ شرع جو ظاہر پر حکم کرتی ہے اس کی رو سے وہ مسلمان سمجھا جائے گا۔ مگر ممکن ہے اس کے دل میں ایمان نہ ہو۔ اس آیت میں ایمان اور اسلام کا فرق جتانا مقصود ہے۔ سخت افسوس ہے کہ آجکل مسلمانوں میں یہ خیال کثرت سے شائع ہو گیا ہے کہ بات بات میں مسلمانوں کو کافر بنا دیتے ہیں حالانکہ شریعت کی رو سے کسی کو حق نہیں کہ مسلمان بھائی کو گروہِ اسلام سے خارج کرے۔ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ساری عمر مسلمانوں کے گروہ کے بڑھانے کی تدبیروں میں لگے رہے۔ اور وہ مسلمانوں کے گروہ کے بڑھانے کی تدبیروں میں لگے رہے۔ اور وہ مسلمانوں کے گروہ میں داخل کرنے کے حیلے ڈھونڈتے تھے اور فرمایا کرتے تھے "انا ابا ھی بکم الامم" کہ تمام پیغمبروں میں میں ایسا پیغمبر ہوں جس کی امت آخرت میں سب امتوں سے زیادہ ہو گی۔ اس کے برخلاف اب مسلمانوں کو گروہ مسلمانان سے خارج کرنے کے لئے حیلے ڈھونڈھے جاتے ہیں"

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

(الحقوق والفرائض ص ۳۸۶ مصنفہ علامہ موصوف)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بھائی عبد المنان صاحب راحت جو کئی روز سے شدید درد گردہ میں مبتلا تھے۔ اپریشن کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ نیز خاکسار کا ۸ ماہ حال کو امتحان شروع ہے۔ احباب بھائی جان کی صحت کاملہ و عاجلہ نیز میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الوہاب مرزا۔ (۲) میرا بھتیجا عزیز افتخار احمد پسر ملک بہاول شیر خاں صاحب چند دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ عزیز کی درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ایم۔ اے خالق کوٹ رحمت خاں۔ (۳) میری ہمشیرہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ میں بیمار ہیں۔ اور صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل۔ (۴) ڈاکٹر کوکب ایوانی صاحب نوان کوٹ لاہور بعارضہ ٹائیفائڈ کافی روز سے بیمار ہیں۔ اور بے حد کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ماضی میں مذہبی فرقہ بندیوں اور جھگڑوں نے اسلامی طاقت کو پارہ پارہ کر دیا تھا

اگر پاکستان میں بھی اعتقادی فتنوں نے سر اٹھایا۔ تو پھر اس کا خدا ہی حافظ ہے

ملک کے مشہور ماہنامہ "نقاد" کراچی کا بیان

اسلامی تاریخ پر جن لوگوں کی نظر ہے۔ وہ اس حقیقت سے ناآشنا نہیں ہیں۔ کہ اسلام کو سب سے بڑا نقصان اُن مذہبی فرقہ بندیوں اور جھگڑوں نے پہنچایا ہے۔ جو خلافت راشدہ کے بعد ملت اسلام میں پیدا ہو گئے تھے یہ مذہبی تنازعے اور اختلافات روز بروز نازک سے نازک تر ہوتے گئے۔ حتیٰ کہ انہوں نے اسلامی طاقت کو پارہ پارہ کر دیا۔ وہ عظیم الشان اسلامی خلافت جو دریائے سندھ کے کنارے سے لے کر آبنائے جبرالٹر اور مراکش (مغربی افریقہ) اور "دار السلام" (ایبی سینیا) سے سمرقند (جنوبی روس) تک پھیلی ہوئی تھی۔ مختلف چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ کر رہ گئی۔ اور آہستہ آہستہ یورپی حملہ آوروں نے، یورپ، افریقہ اور ایشیا تینوں براعظموں میں "اسلام کے ہلالی پرچم" کو سرنگوں کر کے صلیبی جھنڈا لہرا دیا۔ صدیوں تک اسلامی دنیا کے زوال و پیری کی، شہنشاہیت اور مسیحی اقتدار کا عالم یہی رہا۔ تاآنکہ مختلف اسباب و وجوہ سے صورت حال میں کسی قدر تبدیلی کے آثار نظر آئے اور گذشتہ تیس برس سے ہم عالم اسلام میں ایک نئی زندگی اور نئی بیداری کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ دنیائے اسلام کی اس حیات نو کا سب سے بڑا مظاہرہ "قیام پاکستان" کی شکل میں ہوا ہے۔ اس حقیقت کے دہرانے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ "پاکستان" کا ظہور اس صدی کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اور یہ کہ اس نئی مملکت کے ساتھ دنیائے اسلام کی صدہا اُمیدیں اور آرزوئیں وابستہ ہیں۔ اگر خدانخواستہ پاکستان میں مذہبی ہنگاموں اور اعتقادی فتنوں نے سر اٹھایا۔ تو پھر اس مملکت کا وجود دس لاکھ شہیدان اسلام کا خون بہا ہے، خدا ہی حافظ ہے۔ یقیناً اس تنبیہ کے معنی یہ نہیں ہیں۔ کہ پاکستان میں "اصلاح عقائد" اور "مبادلہ نظریات" پر پابندی عائد کر دی جائے اور ہر غلط عقیدہ کو اس خوف سے قائم رہنے اور ترقی کرنے کا موقعہ دے دیا جائے۔ کہ اگر اس کی مخالفت کی گئی۔ تو اس کے ماننے والے بگڑ جائیں گے۔ ہم تہ دل سے اس کے حامی ہیں۔ کہ حضرات علمائے کرام اور وہ لوگ جنہیں حدیث و قرآن کی بصیرت حاصل ہے۔ گمراہ اور غیر اسلامی عقائد کا قلع قمع کرنے [illegible] اور وعظ و موعظت اور تحریر و تقریر کے ذریعہ فاسد عقائد اور غیر اسلامی نظریات کا پول کھول کر اُمت اسلامیہ کو گمراہی سے بچائیں ظاہر ہے کہ یہ کام ہنگامہ آرائی اور ہلڑ بازی سے نہیں ہو سکتا کسی مذہبی جماعت کی اصلاح کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ کہ مظاہرے کئے جائیں۔ اور اشتعال انگیز نعرے لگائے جائیں ــــ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں بار بار تبلیغ اسلام کے ساتھ "اخلاق حسنہ" اور "پند و موعظت" کی شرط لگائی گئی ہے۔ آج نہ صرف ہماری قومی ضروریات کا تقاضہ ہے۔ بلکہ اسلامی حقیقی تعلیم کا مطالبہ بھی یہی ہے۔ کہ ہم "احقاق حق" (حق کو حق ثابت کرنے) اور "ابطال باطل" (باطل کو باطل قرار دینے) میں انہی شرائط کو ملحوظ رکھیں۔ ورنہ پاکستان میں مذہبی فسادات کا ایسا طویل سلسلہ شروع ہو جائیگا جو کسی کے روکے نہیں رکے گا۔ (ماہنامہ "نقاد" کراچی جولائی)

ڈاکٹر مصدق کے رویہ میں تبدیلی کا امکان ہے

لنڈن ۶ ستمبر:۔ اینگلو امریکی تجاویز کے متعلق تہران کی اطلاعات کے مطابق ڈاکٹر مصدق کا رویہ قدرے پُراُمید ہے۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آیا ایران کی طرف سے متبادل تجاویز پیش ہوں گی کہ نہیں۔

عام خیال یہ ہے۔ کہ شاید ڈاکٹر مصدق کو یہ احساس ہونا شروع ہو گیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ ایک دوسرے سے متفق ہیں۔ اور تازہ ترین تجاویز ایرانی مطالبات کو کسی حد تک پورا بھی کرتی ہیں۔ لنڈن اور واشنگٹن کے درمیان مشورے باقاعدہ جاری ہیں (استار)

پاکستان کا تجارتی توازن بدستور غیر موافق چلا آرہا ہے

کراچی ۵ ستمبر:۔ پاکستان کا غیر ملکی تجارت میں ناموافق توازن جو اس سال کی ابتداء سے شروع ہوا تھا۔ اب تک بدستور چلا آرہا ہے۔ سمندری راستے تجارت کے اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جنوری سے جولائی تک کے گذشتہ ۷ مہینوں میں پاکستان نے ۱۲۴ کروڑ کا سامان درآمد اور ۱۱۳ کروڑ روپے کا برآمد کیا۔ اس طرح اس دوران میں غیر موافق توازن میں ۱۲ کروڑ روپے کا اضافہ ہوا۔ اُمید ہے نئی برآمدی پالیسی کی وجہ سے تجارتی توازن بہتر ہو جائے گا۔ اور او جی ایل کے تحت درآمد کی جانے والی اشیاء میں کمی کی وجہ سے غیر ملکی زرمبادلہ کی صورت حال بہتر ہو جائے گی۔

نیپال میں حالات نازک صورت اختیار کر گئے

نئی دہلی ۵ ستمبر۔ سیاسی مبصرین نیپال کے شاہ تری بھون کی دہلی میں آمد کو انتہائی نازک صورت حال کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ اور موجودہ حالات میں اس کا مناسب حل بھی دکھائی نہیں دے رہا۔ شاہ تری بھون نے کل یہاں پہنچتے ہی پنڈت نہرو سے ½۲ گھنٹہ تک ملاقات کی۔

یاد رہے شاہ تری بھون نے اپنی ۶ ممبروں کی مشاورتی اسمبلی توڑ دی ہے۔ اس سے پہلے نیپال کانگرس کے صدر مسٹر بی۔ پی کوئرالا نے اپنے سوتیلے بڑے بھائی کی کابینہ کو مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔ اور اب وہ خود برسر اقتدار آنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

اسی سیاسی بحران کے ساتھ غذائی صورت حال بھی تشویشناک ہو چکی ہے۔ ریاست کے کئی علاقوں میں عوام نیم فاقہ کشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کمیونسٹ اس صورت حال سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں

برمی باغیوں کی طرف سے لازمی تعلیم کا انتظام

رنگون ۶ ستمبر۔ بالائی برما کے ضلع منیوا میں باغیوں نے لوگوں کو زبردستی تعلیم دینا شروع کر دیا ہے۔ ایک سکیم مرتب کی گئی ہے۔ جس کے تحت ہر ۱۰۰ گھروں کے لئے ایک پرائمری سکول قائم کیا جائے گا۔ نصاب تعلیم میں انگریزی کو بھی اختیاری مضمون کی حیثیت سے شامل کیا جائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ باغی دولت مند خاندانوں سے زبردستی رقوم حاصل کر کے اس سکیم پر صرف کر رہے ہیں۔ (استار)

بھارت میں موٹر کاروں کی تعداد

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ ایشیا میں بھارت میں سب سے زیادہ موٹر کاریں ہیں ان کی تعداد ۲۰۶۰۲۷۷ ہے۔ جاپان کا نمبر دوسرا ہے۔ وہاں ۱۶۲۳۳۲۵ کاریں ہیں۔ فلپائن میں ۷۶۵۰۰ انڈونیشیا میں ۶۸۰۰۰ اور سیلون میں ۸۱۲۸ موٹر کاریں ہیں۔

صرف ایشیا میں مختلف اقسام کی ۱۲۰۰۷۸۵ موٹر کاریں موجود ہیں۔ ۵۲ء میں سیلون کو سب سے زیادہ کاریں برطانیہ نے ارسال کیں وہاں سے سیلون کو ۹۳۶ بسیں اور ۷۲۶ تجارتی موٹر کاریں بھیجی گئیں۔ (استار)

دولت مشترکہ کی اقتصادی کانفرنس کی تیاریاں

لنڈن ۶ ستمبر۔ دولت مشترکہ کی اقتصادی کانفرنس کے انتظامات پر غور کرنے کے لئے ڈاوننگ سٹریٹ میں جو اجلاس منعقد ہوا تھا اس میں شریک ہونے والوں میں سے وزیراعظم مسٹر چرچل وزیر خزانہ آر۔ اے بٹلر اور وزیر تعلقات دولت مشترکہ لارڈ سالسبری کے نام ممتاز ہیں۔ ابتدائی تیاریوں کو حتمی شکل دینے کے لئے اب حکام ان وزراء کے مشوروں کا مطالعہ کر رہے ہیں تاکہ اس ماہ کے آخر میں شروع ہونے والی عہدیداروں کی کانفرنس کی تیاری مکمل ہو سکے۔

کانفرنس کے ایجنڈے کا پہلا مسودہ . . . دولت مشترکہ کے تمام ممالک کے مشوروں اور تجاویز کی بنیادوں پر مرتب کیا گیا تھا۔ جولائی میں ان ممالک کو مطالعہ اور مشورہ کے لئے ارسال کر دیا گیا تھا۔ ان پر جو مشورے اور آراء موصول ہوئیں۔ ان پر غور کرنے کے بعد نیا مسودہ تیار کیا گیا ہے۔

تازہ ترین مسودے میں دولت مشترکہ کے ادائیگیوں کے توازن اور اقتصادی ذرائع کے وسیع تخمینے بھی شامل ہیں۔ اسی مسودے کی بناء پر دولت مشترکہ کے عہدیدار دو ہفتوں تک بحث و تمحیص جاری رکھیں گے۔ تاکہ سٹرلنگ کی حالت اس قدر مضبوط کر دی جائے کہ اس کو دیگر زرمبادلہ میں تبدیل کرنا آسان ہو جائے

ان عہدیداروں کے اجلاس کے بعد ایک تیسرا اور ترمیم شدہ ایجنڈا تیار ہو گا۔ جس میں سٹرلنگ علاقوں کے اقتصادی مسائل کی جامع دستاویزات بھی شامل ہوں گی۔

اس اجلاس کے بعد مختلف ممالک کے عہدیدار اپنے اپنے ملکوں میں واپس جا کر متعلقہ وزراء کو رپورٹ پیش کریں گے اور نومبر میں غالباً وزرائے اعظم کی قیادت میں وفود کے ساتھ پھر لنڈن آئیں گے۔ (استار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴